روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

بدھ 24 مارچ 2004ء 2 صفر 1425 ہجری - 24 امان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 64

اللہ اسے شاداب رکھے

حضرت زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔
اللہ تعالیٰ اس شخص کو سرسبز وشاداب رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اسے یاد رکھا اور پھر دوسروں تک پہنچایا۔ کیونکہ کئی بات پہنچانے والے اپنے سے زیادہ سمجھدار لوگوں تک بات پہنچاتے ہیں۔

(جامع ترمذی کتاب العلم باب فی الحث علی تبلیغ السماع حدیث نمبر:2580)

1 حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ غانا

حضور کی اکرا (غانا) ائیرپورٹ پر آمد اور زبردست استقبال

رپورٹ: عبدالماجد طاہر صاحب

پہلا روز 13/مارچ 2004ء بروز ہفتہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح 9 بجکر 40 منٹ پر بیت الفضل لندن سے ہیتھرو ائرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ بیت الفضل میں احباب جماعت صبح سے ہی حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔

حضور انور نے روانگی سے قبل دعا کروائی۔

ساڑھے دس بجے حضور انور ہیتھرو ائرپورٹ پہنچے جہاں امیر صاحب یوکے اور دوسرے جماعتی عہدیداران نے جو حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے ساتھ آئے تھے حضور انور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ امیگریشن کا پراسیس Process مکمل ہونے کے بعد پونے گیارہ بجے حضور انور VIP لاؤنج تشریف لے آئے اور نصف گھنٹہ قیام کے بعد سوا گیارہ بجے جہاز پر سوار ہوئے۔ برٹش ائرویز کی فلائٹ BA 81 بارہ بجکر پندرہ منٹ پر اکرا، غانا کے لئے روانہ ہوئی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جہاز غانا کے لوکل ٹائم کے مطابق شام چھ بجکر 35 منٹ پر اکرا کے انٹرنیشنل ایئرپورٹ (Kotoka) پر اترا۔ غانا کے جلسہ رجسٹرو سے 3000 سے زائد احمدی احباب حضور انور کے استقبال کے لئے ائرپورٹ پر موجود تھے۔ استقبال کے لئے آنے والوں کا سلسلہ صبح سے جاری تھا۔ بعض احباب ایک دو دن قبل ہی اکرا پہنچے ہوئے تھے۔ حضور انور کے جہاز کا اترنا ہی تھا کہ احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے اور خوب گرمجوشی سے اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ جہاز کی کھڑکیوں سے یہ سارا نظارہ نظر آ رہا تھا۔ جہاز کی سیڑھیوں پر مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر ومشنری انچارج غانا نے حضور پُرنور کا استقبال کیا اور حضور انور کے گلے میں ایک روایتی سکارف پہنایا جس پر "Welcome to Ghana" کے الفاظ درج تھے۔ اس کے بعد ایک طفل Mohammad Ali Ketu نے حضور انور کی خدمت میں اور ایک ناصرہ عزیزہ امۃ الشکور نے حضرت بیگم صاحبہ کی خدمت میں پھولوں کے گلدستے پیش کئے۔

اس کے بعد حضور انور ان احباب جماعت کی طرف تشریف لے گئے جو اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے ائرپورٹ پر جمع ہوئے تھے۔ حضور انور نے ان کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ ہلا کر سلام اور والہانہ نعروں کا جواب دیا۔

استقبال کے لئے آنے والوں میں مربیان کرام، ریجنل صدران، ڈاکٹر صاحبان، مرکزی اساتذہ اور مرکزی عاملہ کے ممبران ایک قطار میں کھڑے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سب کو شرف مصافحہ بخشا۔

صدر مملکت غانا کی نمائندگی میں ان کے پریس سیکرٹری نے حضور انور کا استقبال کیا۔ استقبال کرنے والوں میں ڈپٹی منسٹر آف انرجی، ڈپٹی منسٹر آف مائنز، سابق وزیر داخلہ مکرم الحاج الحسن یعقوب صاحب اور ایک ممبر آف پارلیمنٹ موجود تھے۔ وی وی آئی پی لاؤنج میں پریس کانفرنس بھی ہوئی۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر ومشنری انچارج غانا نے حضور انور کا تعارف کروایا اور دورہ کی تفصیلات بتائیں۔ حضور پُرنور ایدہ اللہ نے رپورٹرز کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا

"I have come here to see my loved ones"

یہاں میں اپنے پیاروں سے ملنے آیا ہوں۔ باقی باتیں جلسہ کے خطابات میں ہوں گی۔ حضور انور نے صدر مملکت کے نمائندہ اور دیگر وزراء وممبرز آف پارلیمنٹ کا شکریہ ادا کیا۔ پریس کانفرنس میں 30 رپورٹرز نے شرکت کی۔ ان کا تعلق غانا ٹیلی ویژن، TV 3 اور غانا براڈ کاسٹنگ کمپنی (GBC) سے تھا۔ ان میں ریڈیو اور اخبارات کے نمائندے بھی شامل تھے۔ پریس کانفرنس کے بعد حضور انور کا قافلہ پولیس کی گاڑیوں Police motor cycle despatch riders کے Escort میں احمدیہ مشن غانا کے نیشنل ہیڈ کوارٹر کے لئے روانہ ہوا۔ 10 منٹ کے بعد مشن ہاؤس میں آمد ہوئی جہاں لجنہ، انصار، اطفال، خدام کی کثیر تعداد نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کر کے اپنے پیارے آقا کا والہانہ استقبال کیا۔ پونے نو بجے رات کو حضور پُرنور نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

داخلہ برائے اردو میڈیم بوائز سیکشن

(نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال نصرت جہاں اکیڈمی میں اردو سیکشن میں کلاس ششم اور ہفتم کو ڈبل سیکشن کیا جا رہا ہے۔ ان دونوں کلاسز میں داخلہ کیلئے فارم اکیڈمی کے دفتر سے 29 مارچ 2004ء تک دستیاب ہوں گے۔ داخلہ کے خواہش مند طلباء اپنے داخلہ فارم 31 مارچ 2004ء تک جمع کروا سکتے ہیں۔ دونوں کلاسوں میں داخلہ میرٹ کی بنیاد پر ہوگا۔ چھٹی کلاس میں داخلہ ٹیسٹ پانچویں کلاس کے سلیبس اور ساتویں کلاس میں داخلہ ٹیسٹ چھٹی کلاس کے سلیبس کے مطابق درج ذیل مضامین کا ہوگا۔ اردو۔ ریاضی اور انگریزی

داخلہ ٹیسٹ کا شیڈول حسب ذیل ہے۔

چھٹی اور ساتویں کلاس میں تحریری داخلہ ٹیسٹ مورخہ 5۔اپریل 2004ء بروز سوموار اکیڈمی ہال میں ہوگا۔ اردو 8:00 بجے صبح انگریزی 10:00 بجے صبح۔ ریاضی 12:00 بجے دوپہر۔ انٹرویوز 7۔اپریل 2004ء صبح 8:00 بجے ہوگا۔

داخلہ کیلئے منتخب ہونے والے طلباء کی فہرست 10۔اپریل 2004ء کو اکیڈمی کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کردی جائے گی۔

نوٹ: داخلہ فارم کے ساتھ درج ذیل دستاویزات لف کریں۔

(1) سکول لیونگ سرٹیفکیٹ
(2) برتھ سرٹیفکیٹ
(3) ایک عدد پاسپورٹ سائز رنگین تصویر / داخلہ فارم پر اندراجات برتھ سرٹیفکیٹ کے مطابق کریں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

طاہر کلینک بند رہے گا

مورخہ 25 تا 28 مارچ 2004ء بروز جمعہ تا اتوار طاہر ہومیو پیتھک کلینک بند رہے گا۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 295)

حضرت بانی سلسلہ کا مبارک حلیہ اور شمائل

فردوسی ہند حضرت مولانا عبیداللہ بسمل (انتقال 29 ستمبر 1938ء عمر 100 سال) کے مبارک قلم اعجاز رقم سے حضرت مسیح موعود کے حلیہ مبارک اور مقدس شمائل کا تذکرہ:

''میں نے حضور کو سر سے پاؤں تک دیکھ کر اپنے دل میں خیال کیا کہ شان ریاست بھی چہرے سے نمایاں ہے۔ مولویت بھی حضور کے چہرے پر پھب رہی ہے اور ساتھ ہی فقر کے آثار بھی معلوم ہوتے ہیں کہ نہ مسند ہے نہ گاؤ تکیہ چہرے پر بھولا پن کے آثار بھی ہیں غرضیکہ مجموعہ خوبی نظر آئے ...... حضور نے آنکھ اٹھا کر مجھے دیکھا اس وقت میں نے حضور کی چشم مبارک کو دیکھا کہ نہایت روشن اور اجلی تھیں''۔

''حضرت صاحب سے ...... مولوی عبدالرحیم صاحب ...... نے عرض کیا کہ عبیداللہ کہتا ہے میری بیعت قبول فرمائی جائے حضور اس وقت شہ نشین پر تشریف رکھتے تھے حضرت صاحب نیچے تشریف لے آئے اور بیعت قبول فرمائی توبہ واستغفار کے بعد جب حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں حتی المقدور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا تو میرا بدن لرز گیا میں نے دل میں کہا یہ انوکھی بیعت ہے اور بیعت ہے تو یہ ہے۔ کیونکہ میں اکثر جگہ بیعت کر چکا تھا تو کسی بزرگ نے کہا کہو میں دل سے خاندان نقشبندیہ کی غلامی میں داخل ہو گیا ہوں۔ کسی نے کہا میں خاندان عالیہ قادریہ کی غلامی میں داخل ہو گیا ہوں۔ کسی نے کہا خاندان چشتیہ کی غلامی میں داخل ہو گیا ہوں۔ لیکن یہ جوا میری گردن پر کسی نے نہیں رکھا تھا میرے نفس نے کہا اے بسمل کیا تو یہ بیعت اٹھا سکتا ہے دل نے کہا بہت مشکل ہے لیکن اب ہاتھ کا کھینچنا باعث ندامت ہے .... اقرار کرو کہ ہاں میں ایسا ہی کروں گا بعد بیعت نماز عشاء تک میں خاموش بیٹھا رہا اور دل میں ادھیڑ بن کرتا رہا کہ کیا میں اس بوجھ کو اٹھا سکتا ہوں یا نہیں .... نماز پڑھی گئی۔ نماز پڑھنے کے بعد میں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ الٰہی مجھے توفیق عطا فرما کہ اگر اور کچھ نہیں تو میں اس سلسلہ میں ثابت قدم ہی رہوں''۔

(الحکم 7 مئی 1939ء صفحہ 3-4)

جسم مبارک کی غیر معمولی مضبوطی

حضرت مولوی عبیداللہ صاحب بسمل فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود سے بیعت لے کر لاہور چلا گیا۔ چار سال تک لاہور میں ٹھہرا رہا۔ اس اثنا میں ایک دفعہ حضور لاہور تشریف لائے ..... حضرت صاحب کے وہاں متواتر لیکچر ہوتے رہے۔ جس روز حضرت صاحب واپس تشریف لانے کو تھے لاہور کے ایک پلیٹ فارم پر ایک جگہ کرسی بچھا کر حضرت مسیح موعود کو ٹھہرایا گیا۔ کیونکہ ریل کے چلنے میں ابھی دیر تھی اور ہجوم کثرت سے تھا میں حضرت کی کرسی کے پاس بیٹھ کر حضرت کے پاؤں دبانے لگا۔ دوسری طرف ایک اور شخص تھا اور وہ دوسرے پاؤں کو دبانے لگا۔ مجھے حیرت ہوتی تھی اور میں نہایت آہستگی کے ساتھ دباتا تھا ایک دفعہ اس کو اشارہ بھی کیا کہ آہستگی سے دبا مگر وہ اور زور سے دبانے لگ گیا وہ باوجودیکہ نہایت زور سے دباتا تھا۔ حضور کے چہرے پر ملال کے آثار پیدا نہیں ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ اس نے ایک دفعہ دونوں ہاتھوں سے **پکڑ کر اس زور سے دبایا کہ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا**۔ اتنے میں ریل آ گئی اور حضرت سوار ہو گئے۔ بعد میں مجھ سے وہ ذکر کرنے لگا میں نے زبردست سے زبردست انسان کو دبایا ہے اور وہ ضرور میرے دبانے سے کسمسایا ہے لیکن **حضرت کو محسوس تک نہیں ہوا**''۔ (الحکم 7 مئی 1939ء)

الغرض مامور الزمان بسطۃ فی الجسم کا چلتا پھرتا پیکر تھے سیدنا محمود المصلح الموعود حضرت اقدس کی یاد میں فرماتے ہیں:

چھلک رہا ہے مرے غم کا آج پیمانہ
کسی کی یاد میں میں ہو رہا ہوں دیوانہ
زمانہ گزرا کہ دیکھیں نہیں وہ مست آنکھیں
کہ جن کو دیکھ کے میں ہو گیا تھا مستانہ
وہ شمع رو کہ جسے دیکھ کر ہزاروں شمع
بھڑک اٹھی تھیں بسوز ہزار پروانہ
وہ جس کے چہرہ سے ظاہر تھا نور ربانی
ملک کو بھی جو بناتا تھا اپنا دیوانہ
کہاں ہے وہ کہ لوں آنکھیں اس کے تلووں سے
کہاں ہے وہ کہ گردوں اس پہ مثل پروانہ
وہ صحبتیں کہ نئی زندگی دلاتی تھیں
وہ آج میرے لئے کیوں بنی ہیں افسانہ
وہ یار جس کی محبت پہ ناز تھا مجھ کو
کوئی بتاؤ کہ کیوں ہو رہا ہے بیگانہ
جو کوئی روک تھی اس کو یہاں پہ آنے کی
بلا لیا نہ وہیں کیوں وہ اپنا دیوانہ
ترا خیال کدھر ہے یہ سوچ اے ناداں
رہا ہے دور کبھی شمع سے بھی پروانہ

(اخبار الفضل یکم جنوری 1933ء)

مکرم علیم الدین صاحب

دوسرا جلسہ سالانہ آئرلینڈ 2003ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آئرلینڈ کا دوسرا جلسہ سالانہ مورخہ 21 ستمبر 2003ء بروز اتوار گالوے شہر کے ہوٹل Ar Dilaun House میں منعقد ہوا۔

جلسہ سالانہ سے ایک روز قبل ہفتہ کے روز شہر کے ایک کانفرنس سینٹر کو کرایہ پر حاصل کر کے اس میں مغرب و عشاء کی نمازیں با جماعت ادا کی گئیں۔ اور نمازوں کے بعد لنگر خانہ حضرت مسیح موعود کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے تمام حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا۔ اس پروگرام کی کل حاضری 75 تھی جن میں مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر یوکے اور مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مربی انچارج یوکے بھی شامل تھے۔

جلسہ کے آغاز سے قبل خدام کی ایک ٹیم نے ہوٹل پہنچ کر جلسہ کے تمام انتظامات مکمل کر دیئے۔ لابی میں ایک نمائش کا انتظام کیا گیا اور ہوٹل کے داخلی دروازے کے ساتھ رجسٹریشن ڈیسک قائم کیا گیا تھا۔

جلسہ کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ آئرلینڈ کی ویسٹ ریجن جماعت کے صدر مکرم ڈاکٹر ملک محمد انور صاحب نے اپنے خطاب میں جلسہ پر آنے والے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور جلسہ سالانہ کی اہمیت کے بارہ میں حضرت مسیح موعود کے اقتباسات پیش کئے۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر آصف ظفر صاحب نے ''آئرلینڈ میں جماعت احمدیہ کی تاریخ'' کے عنوان سے تقریر کی۔ پھر مکرم ڈاکٹر طارق احمد باجوہ صاحب نے ''کیا خدا واقعی موجود ہے؟'' کے موضوع پر ایک پر اثر تقریر کی۔

اس کے بعد آئرلینڈ کے مربی انچارج مکرم ابراہیم احمد نونن صاحب نے ''سیرت حضرت مسیح موعود'' کے عنوان سے بہت عمدہ خطاب کیا۔ جس کے بعد خاکسار نے ''خلافت کی برکات واہمیت'' کے موضوع پر تقریر کی اور اس طرح پہلے اجلاس کی کارروائی دوپہر سوا بارہ بجے دعا کے ساتھ اختتام کو پہنچی۔ دعا مکرم امیر صاحب یوکے نے کروائی۔

پہلے اجلاس کے اختتام کے فوراً بعد لجنہ اماء اللہ کا ایک علیحدہ اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرمہ قانتہ شاہدہ راشد صاحبہ صدر لجنہ یوکے اور مکرمہ شاکرہ حیات صاحبہ بیگم امیر یوکے نے بھی شرکت کی اور لجنہ سے خطاب کیا۔

اسی دوران جماعت احمدیہ آئرلینڈ کی ایک میٹنگ مکرم امیر صاحب یوکے کے ساتھ ہوئی جس میں تمام ممبران کا تعارف کرایا گیا اور مختلف امور زیر بحث لائے گئے۔

نماز اور کھانے کے بعد دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت مکرم امیر صاحب یوکے ہوا۔ سب سے پہلے مکرم ابراہیم احمد نونن صاحب نے معزز مہمان اور یورپین پارلیمنٹ کے رکن Mr. Sean O Neachatain کا حاضرین جلسہ سے تعارف کروایا۔ جنہوں نے انسانی حقوق کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس کے بعد مکرم ابراہیم نونن صاحب نے میئر آف گالوے کا تعارف کروایا۔

میئر آف گالوے Miss Terry O' Flaherty نے اپنے خطاب میں جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دینے پر احباب جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے معاشرہ کے تمام طبقوں میں باہمی امن اور ہم آہنگی کی ضرورت پر بھی زور دیا۔

اس کے بعد مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے ``The Holy Prophet as an Exemplar`` کے عنوان پر ایک مؤثر تقریر کی۔ آپ نے انتہائی خوبصورتی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ پھر مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر یوکے نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ کی تقریر کا موضوع تھا ''دین حق امن کا مذہب''

آخر میں مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی جس میں غیر از جماعت آئرش احباب نے مختلف سوالات کئے جن کے تسلی بخش جوابات مکرم ابراہیم احمد نونن صاحب، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب اور مکرم رفیق احمد حیات صاحب نے دیئے۔ یہ مجلس تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہی۔ جس کے اختتام پر مکرم امیر صاحب یوکے نے دعا کروائی اور اس طرح شام پونے چھ بجے جلسہ سالانہ کی کارروائی اپنے اختتام کو پہنچی۔

یہ جماعت احمدیہ آئرلینڈ کا دوسرا جلسہ سالانہ تھا جبکہ گالوے میں منعقد ہونے والا پہلا جلسہ سالانہ تھا۔ اس کی کل حاضری 143 تھی اس میں مقامی جماعت کے 80، یوکے سے آئے ہوئے 29 پاکستان سے 4 اور کینیڈا سے آئے ہوئے 2 احباب نے شرکت کی۔ اس میں پہلی بار دو معزز مہمانوں نے شرکت کی یعنی میئر آف گالوے اور ایک رکن آف یورپین پارلیمنٹ۔ جلسہ میں 29 غیر از جماعت مہمانوں نے بھی شرکت کی۔

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی خواتین کے لئے جلسہ سالانہ کی کارروائی ایک بڑی سکرین پر دکھائی جاتی رہی۔ شعبہ آڈیو وڈیو نے جلسہ سالانہ کی مکمل کارروائی کی ریکارڈنگ بھی کی۔ بہت سے احباب نے جن کا تعلق آئرلینڈ اور برطانیہ کی مختلف جماعتوں سے ہے، مختلف خدمات سرانجام دیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

بیت الذکر میرا مکان، صالحین میرے بھائی اور یاد الٰہی میری دولت ہے

حضرت مسیح موعود کی خشوع وخضوع سے بھری ہوئی پاکیزہ نمازیں

حضور بیماری اور ضعف کی حالت میں بھی نماز باجماعت کا اہتمام کرتے تھے

عبدالسمیع خان۔ایڈیٹر الفضل

﴿قسط چہارم آخر﴾

نمازوں میں گریہ وزاری

حضرت مسیح موعود کے خادم حضرت حافظ حامد علی صاحب بیان کرتے ہیں کہ ”تہجد کے وقت حضور ایسی آہستگی اور خاموشی سے اٹھتے کہ مجھے خبر نہ ہوتی لیکن گاہے گاہے جب آپ کی آواز خشوع وخضوع کے سبب سے بے اختیار بلند ہوتی مجھے خبر ہو جاتی اور میں شرمندہ ہو کر اٹھتا.......... سجدہ کو بہت لمبا کرتے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس گریہ وزاری میں آپ پگھل کر بہہ جائیں گے۔ نماز تہجد کے واسطے آپ پابندی سے اٹھا کرتے تھے“۔ (رفقاء احمد جلد 18 ص 74)

حضرت حافظ حامد علی صاحب یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ حضور نماز میں اهدنا الصراط المستقيم کا بہت تکرار کرتے تھے اور سجدہ میں یا حی یا قیوم کا بہت تکرار کرتے۔ بار بار یہی الفاظ بولتے جیسے کوئی بڑے الحاح اور زاری سے کسی بڑے سے کوئی شے مانگے اور بار بار روتے ہوئے اپنی مطلوبہ چیز کو دہرائے۔ ایسا ہی حضرت صاحب کرتے۔ عموماً پہلی رکعت میں آیت الکرسی پڑھا کرتے تھے۔ سجدہ کو بہت لمبا کرتے اور بعض دفعہ ایسا معلوم ہوتا کہ اس گریہ وزاری میں آپ پگھل کر بہہ جائیں گے“

(الفضل 3 جنوری 1931ء)

سیالکوٹ میں ملازمت کے دوران کا اکثر معمول تھا کہ آپ گھر سے باہر اپنے اوپر چادر لپیٹے رکھتے اور صرف اتنا حصہ چہرہ کا کھلا رکھتے جس سے راستہ نظر آئے۔ جب کچہری سے فارغ ہو کر واپس اپنی قیام گاہ پر تشریف لاتے تو دروازہ بند کر لیتے اور قرآن شریف کی تلاوت اور ذکر الٰہی میں معروف ہو جاتے۔ آپ کے اس طریق مبارک سے بعض متجسس طبیعتوں کو خیال پیدا ہوا کہ یہ ٹوہ لگانا چاہئے کہ آپ کواڑ بند کر کے کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک دن ”سراغ رساں“ گروہ نے آپ کی ”خفیہ سازش“ کو بھانپ لیا یعنی ”انہوں نے بچشم خود دیکھا کہ آپ مصلی پر رونق افروز ہیں قرآن مجید ہاتھ میں ہے اور نہایت عاجزی اور رقت اور الحاح وزاری اور کرب وبلا سے دست بدعا ہیں کہ ”یا اللہ تیرا کلام ہے مجھے تو تو ہی سمجھائے گا تو میں سمجھ سکتا ہوں“۔ (تاریخ احمدیت جلد 1 ص 85)

مائی حیات بی بی صاحبہ بنت فضل دین صاحب مرحوم کی روایت ہے کہ ”آپ کی عادت تھی کہ جب کچہری سے واپس آتے تو پہلے میرے باپ کو بلاتے اور ان کو ساتھ لے کر مکان میں جاتے۔ مرزا صاحب کا زیادہ تر ہمارے والد صاحب کے ساتھ ہی اٹھنا بیٹھنا تھا۔ ان کا کھانا بھی ہمارے ہاں ہی پکتا تھا۔ میرے والد ہی مرزا صاحب کو کھانا پہنچایا کرتے تھے۔ مرزا صاحب اندر جاتے اور دروازہ بند کر لیتے اور اندر صحن میں جا کر قرآن پڑھتے رہتے۔ میرے والد صاحب بتلایا کرتے تھے کہ مرزا صاحب قرآن مجید پڑھتے پڑھتے بعض وقت سجدہ میں گر جاتے ہیں اور لمبے لمبے سجدے کرتے ہیں اور یہاں تک روتے ہیں کہ زمین تر ہو جاتی ہے“۔ (سیرت المہدی جلد 3 ص 93)

حضرت میاں سانولہ پٹھانہ ضلع پونچھ کے رہنے والے تھے وہ بیمار ہو گئے اور جوڑوں میں درد ہو گیا۔ اتفاق سے کوئی احمدی ملا جس نے قادیان جا کر حکیم مولوی نورالدین سے علاج کرانے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ چار ماہ چھٹی لے کر قادیان میں رہے۔ جہاں علاج بھی کرایا اور حضرت مسیح موعود کی مجلس میں شامل ہوتے رہے۔ آپ نے دیکھا کہ تقریر کرتے ہیں تو پٹوں پر ہاتھ مارتے اور زبان سے اڑ کر بولتے ہیں انہوں نے یہ امام مہدی کی علامت سنی تھی۔ جب اسے ہو بہو مرزا صاحب میں دیکھا تو آپ کی صداقت کا یقین آ گیا۔ حضور جب بیت مبارک میں رات کو نماز پڑھنے کے لئے آتے تو وہ بھی اسی بیت الذکر میں نماز پڑھنے کے لئے جاتے۔ انہوں نے دیکھا کہ آپ گھنٹے دو گھنٹے نماز میں کھڑے رہتے جب سجدہ میں جاتے تو دو دو گھنٹے سجدہ میں پڑے رہتے اور سجدہ کے وقت ان سے ایسی آواز نکلتی جیسے ابلتی ہوئی ہانڈی سے نکلتی ہے۔ سجدے کی جگہ روتے روتے تر ہو جاتی تھی۔ یہ دیکھ کر انہیں یقین آ گیا کہ یہ شخص سچا ہے۔ تب انہوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ (تاریخ احمدیت کشمیر ص 67)

نماز جنازہ

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

نماز جنازہ عموماً حضور خود پڑھاتے تھے۔ حضور کو میں نے نماز جنازہ کسی کے پیچھے پڑھتے نہیں دیکھا یا کم از کم میری یاد میں نہیں۔

(رفقاء احمد جلد 9 ص 193 تا 196)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب فرماتے ہیں کہ: حضرت صاحب کے زمانہ میں نماز جنازہ خود حضور ہی پڑھاتے تھے۔ حالانکہ عام نمازیں حضرت مولوی نورالدین صاحب یا مولوی عبدالکریم صاحب پڑھاتے تھے۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا کہ جمعہ کو جنازہ غائب ہونے لگا تو نماز تو مولوی صاحبان میں سے کسی نے پڑھائی اور سلام کے بعد حضرت مسیح موعود آگے بڑھ جاتے تھے اور جنازہ پڑھا دیا کرتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد 3 ص 167)

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی نے حضور کے پیچھے کئی دفعہ نماز جنازہ پڑھی۔ آپ بعض واقعات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حضرت مولوی نورالدین صاحب کا صاحبزادہ فوت ہو گیا اور اس کے جنازہ میں بہت احباب شریک تھے کہ حضرت اقدس نے نماز جنازہ پڑھائی اور بڑی دیر لگی بعد سلام کے آپ نے تمام مقتدیوں کی طرف منہ کر کے فرمایا کہ اس وقت ہم نے اس لڑکے کی نماز جنازہ ہی نہیں پڑھی بلکہ تم سب کی جو حاضر ہوا اور ان کی جو ہمیں یاد آیا نماز جنازہ پڑھ دی ہے ایک شخص نے عرض کیا کہ اب ہمارے جنازہ پڑھنے کی تو ضرورت نہیں رہی حضرت اقدس نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کو ایسا موقع نہ ملے تو یہی نماز کافی ہو گئی ہے اس پر تمام حاضرین احباب کو بڑی خوشی ہوئی اور حضرت مسیح موعود نے جو سب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ ہم نے تم سب کی نماز جنازہ پڑھ دی ایسے پر شوکت اور یقین سے بھرے ہوئے الفاظ میں یہ فرمایا کہ جس سے آپ کے الفاظ اور چہرہ سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہم سب آپ کے سامنے جنازہ ہیں اور یقیناً ہماری مغفرت ہو گئی اور ہم جنت میں داخل ہو گئے اور آپ کی دعا ہمارے حق میں مغفرت کی قبول ہو گئی ہے اور اس میں کسی قسم کا شک وشبہ باقی نہیں رہا۔

(تذکرۃ المہدی ص 79)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب فرماتے ہیں کہ 1905ء کے زلزلہ کے بعد جب باغ میں رہائش تھی۔ تو ایک دن حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ آج ہم نے اپنی ساری جماعت کا جنازہ پڑھ دیا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب روایت فرماتے ہیں:

کہ پورا واقعہ یوں ہے کہ ان ایام میں آپ نے جب ایک دفعہ کسی احمدی کا جنازہ پڑھا تو اس میں بہت دیر تک دعا فرماتے رہے اور پھر نماز کے بعد فرمایا کہ ہمیں علم نہیں کہ ہمیں اپنے دوستوں میں سے کس کس کے جنازہ میں شرکت کا موقعہ ملے گا۔ اس لئے آج میں نے اس جنازہ میں سارے دوستوں کے لئے جنازہ کی دعا مانگ لی ہے اور اپنی طرف سے سب کا جنازہ پڑھ دیا ہے۔ (سیرت المہدی جلد 3 ص 21)

حضرت پیر سراج الحق صاحب فرماتے ہیں کہ اٹھارہ بیس برس کا ایک شخص نوجوان تھا وہ بیمار ہوا اور اس کو حضرت مسیح موعود کے حضور کسی گاؤں سے لے آئے اور وہ قادیان میں آپ کی خدمت میں آیا چند روز بیمار رہ کر وفات پا گیا صرف اس کی ضعیفہ والدہ ساتھ تھی حضرت اقدس نے حسب عادت شریفہ اس مرحوم کی نماز جنازہ پڑھائی بعض کو بباعث لمبی لمبی دعاؤں کے نماز میں دیر لگنے کے چکر بھی آ گیا اور بعض گھبرا اٹھے (یہ گھبرانا اور چکرانا یا تھک جانا دراصل ابتدائی حالت ہے ورنہ بعد میں جو اس تعلیم حقہ اور صحبت کے یقینی رنگ میں رنگے گئے پھر تو ذوق وشوق کی حالت ہر ایک میں ایسی پیدا ہو گئی کہ دیر بھی عجلت معلوم ہوتی تھی اور ہر شخص یہی چاہتا تھا کہ ابھی اور لمبی نماز کی جائے اور نماز اور دعاؤں کو طول دیا جائے روز بروز ہر ایک کا قدم ترقی پر تھا اور وقتاً فوقتاً سلوک کی منازل طے کرتا تھا اور یقین کا درجہ حاصل کرتا تھا۔ اور یہی کونوا مع الصادقین کا نتیجہ اور علت غائی ہے) بعد سلام کے فرمایا کہ وہ شخص جس کے جنازہ کی ہم نے اس وقت نماز پڑھی اس کے لئے ہم نے اتنی دعائیں کی ہیں اور ہم نے دعاؤں میں بس نہیں کی جب تک اس کو بہشت میں داخل کرا کر چلتا پھرتا نہ دیکھ لیا یہ شخص بخشا گیا اس کو دفن کر دیا رات کو اس کی والدہ ضعیفہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ بہشت میں بڑے آرام سے ٹہل رہا ہے اور اس نے کہا کہ حضرت کی دعا سے مجھے بخش دیا اور مجھ پر رحم فرمایا اور جنت میرا ٹھکانا کیا گو کہ اس کی والدہ کو اس کی موت سے سخت صدمہ تھا لیکن

اس مبشر خواب کے دیکھتے ہی وہ ضعیفہ خوش ہوگئی اور تمام صدمہ اور رنج وغم بھول گئی اور یہ غم مبدل بہ راحت ہو گیا۔(تذکرۃ المہدی ص79-80)

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی فرماتے ہیں: میاں جان محمد صاحب کا جنازہ قبرستان میں گیا تو حضرت اقدس نے نماز جنازہ پڑھائی اور خود امام ہوئے نماز میں اتنی دیر لگی کہ ہمارے مقتدیوں کے کھڑے کھڑے پیر دکھنے لگے اور ہاتھ باندھے باندھے درد کرنے لگے اوروں کی تو میں کہتا نہیں کہ ان پر کیا گزری لیکن میں اپنی کہتا ہوں کہ میرا حال کھڑے کھڑے بگڑ گیا اور یوں بگڑا کہ کبھی ایسا موقع مجھے پیش نہیں آیا کیونکہ ہم نے دو منٹ میں نماز جنازہ ختم ہوتے دیکھی ہے پھر مجھے ہوش آیا تو سمجھا کہ نماز تو یہی نماز ہے پھر تو میں مستقل ہوگیا اور ایک لذت اور سرور پیدا ہونے لگا اور یہ جی چاہتا تھا کہ ابھی اور نماز لمبی کریں۔

جب نماز جنازہ سے فارغ ہوئے تو حضرت اقدس مکان کو تشریف لے چلے۔

ایک صاحب نے عرض کیا کہ: حضور اتنی دیر نماز میں لگی کہ تھک گئے۔ حضور کا کیا حال ہوا ہوگا یعنی آپ بھی تھک گئے ہونگے۔

حضرت اقدس نے فرمایا: ہمیں تھکنے سے کیا تعلق ہم تو اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے تھے اس سے مرحوم کے لئے مغفرت مانگتے تھے مانگنے والا بھی کبھی تھکا کرتا ہے جو مانگنے سے تھک جاتا ہے وہ رہ جاتا ہے ہم مانگنے والے اور وہ دینے والا پھر تھکنا کیسا جس سے ذرا سی بھی امید ہوتی ہے وہاں سائل ڈٹ جاتا ہے اور بارگاہ احدیت میں تو ساری امیدیں ہیں وہ معطی ہے وہاب ہے رحمٰن ہے رحیم ہے اور پھر مالک ہے اور تس پر عزیز

دوسرے صاحب: حضور نے کیا کیا دعائیں کیں دعاء ماثورہ تو چھوٹی سی دعا ہے۔

حضرت اقدس: دعائیں جو حدیثوں میں آئی ہیں وہ دعا کا طرز اور طریق سکھانے کے لئے ہیں یہ تو نہیں کہ بس یہی دعائیں کرو اور اس کے بعد جو ضرورتیں اور پیش آئیں ان کے لئے دعا نہ کرو۔ دعا کا سلسلہ قرآن شریف نے اور حدیث شریف نے چلا دیا۔ اب آگے داعی پر اس کی ضرورتوں کے لحاظ سے معاملہ رکھ دیا کہ جیسی ضرورتیں اور مطالب اور مقاصد پیش آئیں دعا کرے۔ ہم نے اس مرحوم کے لئے بہت دعائیں کیں اور ہمیں یہ خیال بندھ گیا کہ یہ شخص ہم سے محبت رکھتا تھا ہمارے ساتھ رہتا تھا ہمارے ہر ایک کام میں شریک رہتا تھا اور اب یہ ہمارے سامنے پڑا ہے اب ہمارا فرض ہے کہ اس وقت ہم شریک حال ہوں اور یہ وہ ہے کہ اس کے واسطے جناب باری میں دعائیں کی جائیں سو اس وقت جہاں تک ہم میں طاقت تھی دعائیں کیں۔

میں کچھ بولنا چاہتا تھا جو حضرت مولانا نورالدین صاحب بول اٹھے۔ جناب مجھے اس وقت یہ خیال آیا اور اس وقت بھی کہ جب مرحوم کا جنازہ پڑھا جارہا تھا کہ یہ جنازہ میں ہوتا۔

حضرت اقدس نے ہنس کر فرمایا آپ مولوی صاحب نیکیوں میں سابق بالخیرات ہیں۔ انما الاعمال بالنیات انسان کو نیت صحیح کے مطابق اجر مل جاتا ہے اور آپ تو نورالدین اسم بامسمّی ہیں۔

(تذکرۃ المہدی ص77-78)

آخری عمل

حضرت مسیح موعود کی مبارک زندگی کے آخری دن کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں:

صبح ہوگئی اور حضرت مسیح موعود کی چارپائی کو باہر صحن سے اٹھا کر اندر کمرے میں لے آئے۔ جب ذرا روشنی ہوگئی تو حضور نے پوچھا کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے؟ عرض کیا گیا کہ حضور ہوگیا ہے اس پر حضور نے بستر پر ہی ہاتھ مار کر تیمم کیا اور لیٹے لیٹے ہی نماز شروع کر دی۔ اسی حالت میں تھے کہ غشی سی طاری ہوگئی اور نماز پوری نہ کر سکے۔ تھوڑی دیر بعد حضور نے پھر دریافت فرمایا کہ صبح کی نماز کا وقت ہوگیا ہے؟ عرض کیا گیا کہ ہوگیا ہے۔ آپ نے پھر نیت باندھی اور لیٹے لیٹے نماز ادا کی۔ اس کے بعد نیم بے ہوشی کی کیفیت طاری رہی مگر جب کبھی ہوش آتا تھا وہی الفاظ اللہ میرے پیارے اللہ سنائی دیتے تھے اور ضعف لحظہ بلحظہ بڑھتا جاتا تھا۔(سلسلہ احمدیہ ص183)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

"آپ کا آخری کام بھی دنیا میں عبادت الٰہی ہی تھا۔ آپ کی وفات کے وقت میں حضور کے قدموں میں حاضر تھا۔ جب تک آپ بول سکتے تھے۔ سوائے اس کے کوئی لفظ آپ کے منہ پر نہ تھا کہ اے میرے پیارے اللہ! اے میرے پیارے اللہ! آخری نصف شب اس حالت میں گزری یہاں تک کہ گلے کی خشکی کے سبب بولنا دشوار ہوگیا۔ جب کمرے میں فجر کی کچھ روشنی آپ نے دیکھی تو فرمایا نماز! اس وقت یہ عاجز حضور کے پاؤں دبا رہا تھا اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب...... خلیفۃ المسیح نے جو سرہانے کے قریب بیٹھے تھے، یہ سمجھا مجھے فرماتے ہیں کہ نماز کا وقت ہوگیا نماز پڑھ لو۔ انہوں نے عرض کی میں نماز پڑھ چکا ہوں۔ آپ نے دوبارہ فرمایا نماز! اور ہاتھ سینے پر باندھ کر نماز پڑھنی شروع کی۔ اس کے بعد حضور نے پھر کوئی کلمہ نہیں بولا یہاں تک کہ آٹھ بجے کے قریب حضور کا وصال اپنے حقیقی معبود اور محبوب کے ساتھ ہوگیا۔ پس آپ کا آخری فعل بھی اس دنیا میں عبادت ہی تھا۔ خلوت میں بھی عبادت الٰہی میں مصروف رہتے تھے اور جلوت میں بھی آپ عبادت الٰہی میں لگے رہتے تھے۔ آپ کا جینا بھی عبادت الٰہی میں تھا اور آپ کا فوت ہونا بھی عبادت الٰہی میں ہوا"۔(الفضل 3 جنوری 1931ء)

درخت کے پھل

حضرت مسیح موعود کے نمونہ اور تاثیرات قدسیہ کے نتیجہ میں ایک عظیم جماعت عابدوں کی تیار ہوئی جن کی نمازوں کے برتن خشوع وخضوع اور برکات سے بھرپور تھے۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی تحریر فرماتے ہیں:

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے زمانہ حیات میں جب کہ خدا تعالیٰ کی مقدس وحی کا نزول باران رحمت کی طرح ہو رہا تھا۔ اس عہد میں جو بات بار بار میرے تجربہ میں آئی یہ تھی کہ دعا کرنے اور نماز پڑھنے کی سمجھ اور لذت ان نمازوں کے ذریعہ آئی جو حضور اقدس کی معیت میں پڑھی گئیں۔ سبحان اللہ وہ کیا ہی مبارک زمانہ تھا کہ نمازوں کے وقت نمازیوں کے خشوع وخضوع، رقت قلب اور اشکبار آنکھوں کے ساتھ گڑگڑانے اور آہ وبکا کرنے کا شور بیت مبارک میں بلند ہوتا تھا لوگ آستانہ الٰہی پر سربسجود ہوتے اور بیت مبارک وجدانی صداؤں سے گونج اٹھتی۔ اس وقت کی پاک صحبت اور بابرکت روحانی توجہ کا یہ اعجاز نما اثر جب بھی یاد آتا ہے تو دل پر خاص کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ حضرت اقدس کے زمانہ میں حضور کی معیت میں قادیان میں شاید ہی کوئی نماز پڑھی ہوگی۔ جو رقت قلب اور اشکبار آنکھوں سے ادا نہ کی گئی ہو۔ علاوہ اس کے دعا کرنے پر جواب بھی فوراً مل جاتا۔ خواہ رات کو رویا کے ذریعہ یا کشفی طور پر یا بذریعہ الہام کے۔

(حیات قدسی ص971)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت صاحب کے زمانہ میں اس عاجز نے نمازوں میں اور خصوصاً سجدوں میں لوگوں کو آج کل کی نسبت بہت زیادہ روتے سنا ہے رونے کی آوازیں بیت الذکر کے ہر گوشہ سے سنائی دیتی تھیں۔ اور حضرت صاحب نے اپنی جماعت کے اس رونے کا فخر کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ جس نماز سے پہلے حضرت صاحب کی کوئی خاص تقریر اور نصیحت ہو جاتی تھی۔ اس نماز میں تو بیت میں گویا ایک کہرام برپا ہو جاتا تھا۔ یہاں تک کہ سنگدل سے سنگدل آدمی بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہتے تھے۔

(سیرت المہدی جلد 3 ص116)

انتصار احمد نذر صاحب

الجامع الکبیر

علم فقہ کی مستند کتاب

مصنف: امام محمد بن حسن الشیبانی

الجامع الصغیر کے بعد لکھی جانے والی یہ کتاب امام ابو حنیفہ کے ساتھ ساتھ امام ابو یوسف اور امام زفر کے اقوال پر مشتمل ہے ہر مسئلہ کے ساتھ امام محمد نے اس کی دلیل بھی لکھی ہے۔

متاخرین حنفیہ نے اصول فقہ کے جو مسائل قائم کئے ہیں وہ زیادہ تر اس کتاب کے طرز استدلال و طریق استنباط سے لئے ہیں بڑے بڑے نامور فقہاء نے اس کی شروح لکھی ہیں کشف الظنون میں 42 شروح کا ذکر ہے۔

امام محمد بن شجاع الثلجی نے اس کتاب کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار ان الفاظ کے ساتھ کیا ہے کہ "اسلام میں فقہ اور اصول فقہ پر اس سے اچھی اور گراں بہا کتاب نہیں لکھی گئی"۔

امام ابو بکر رازی شرح جامع کبیر میں لکھتے ہیں کہ میں نحو کے بعض ائمہ کے سامنے جامع کبیر کے مسائل بیان کرتا تھا تو وہ اس کتاب کے لکھنے والے کے نحو میں غلو پر تعجب کرتے تھے۔

جمال الدین بن عبید اللہ نے موصل سے 615ھ میں قاضی شرف الدین بن عنین کو لکھا کہ

میں ایک لمبے عرصے سے اس کتاب پر غور کر رہا ہوں اور اس نے میرے دل پر گہرا اثر کیا ہے یقیناً یہ اپنے فن میں ایک عجیب اور نادر المثال کتاب ہے۔

مالی قربانی کے ساتھ جسمانی قربانی

○ سیدنا حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کے سلسلہ میں مالی قربانی کے ساتھ جسمانی قربانی کا بھی مطالبہ فرمایا

"جماعت میں یہ روح ہونی چاہئے کہ جس طرح وہ مالی قربانی کر رہی ہے اسی طرح جسمانی قربانی میں بھی حصہ لے۔ سرکاری ملازمین اپنی چھٹیوں کو وقف کر سکتے ہیں۔ (مطالبات ص100)

حضور نے فارغ اوقات کو خدمت سلسلہ کیلئے وقف کرنے کو جسمانی قربانی قرار دیا ہے۔ مخلصین جماعت اس طرف بھی توجہ فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ریاض محمود باجوہ صاحب

حضرت چوہدری محمد علی صاحب پٹواری آف چونڈہ

رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت مسیح موعود کے زمانہ ہی میں جماعت احمدیہ چونڈہ قائم ہوئی۔ اس علاقے کے بعض رفقاء کا ذکر رجسٹر روایات نمبر 10 میں موجود ہے۔

حضرت چوہدری مولا بخش بھٹی صاحب والد محترم ڈاکٹر شاہنواز خان صاحب مرحوم کا تعلق بھی چونڈہ ہی سے تھا۔ انہی کی تحریک پر خاکسار کے دادا جان حضرت چوہدری محمد علی صاحب پٹواری نے احمدیت قبول کی تھی۔

محترم دادا جان مرحوم نے 1916ء میں جب وصیت کی تو آپ کا نمبر وصیت 1111 (ایک ہزار ایک سو گیارہ) تھا۔ وصیت کے ریکارڈ کے مطابق آپ کی ولادت 1886ء کی ہے اور آپ نے اپنی بیعت کا سن 1904ء تحریر فرمایا ہے۔ آپ نے اس لحاظ سے 18 سال کی عمر میں احمدیت قبول کی تھی۔ 1927ء میں بطور پٹواری ملازمت شروع کی۔ دوران ملازمت دیانتداری کا اعلیٰ نمونہ قائم کیا۔ محترم دادا جان سے واقفیت یا تعلق رکھنے والے دوست احباب ان کی نیکی، دینداری اور مہمان نوازی کی بہت تعریف کرتے ہیں۔

مکرم بشیر احمد باجوہ صاحب نے خاکسار کو بتلایا کہ مکرم چوہدری محمد علی صاحب ہمارے امیر حلقہ تھے ہم نوعمر تھے اکثر چونڈہ جاتے تو ان سے ملاقات ہوتی تھی بہت محبت سے پیش آتے جب کبھی ہمارا کوئی مسئلہ ہوتا تو بھرپور تعاون کرتے تھے۔ ایک دفعہ مجھے کوئی پریشانی تھی جب آپ کو پتہ چلا تو آپ تانگے پر بیٹھ کر میری ہمدردی اور مدد کے لئے میرے پاس گاؤں آ گئے۔ میں بہت متعجب ہوا کہ ہمارے بزرگوں کو ہمارا کتنا خیال ہے۔

پاکستان بننے کے بعد ہم تو مہاجر ہو کر ہندوستان سے پاکستان آئے تھے اور موضع ڈوگری گھمناں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں آ کر آباد ہوئے تھے۔ مکرم چوہدری محمد علی صاحب ہمارے گاؤں اور علاقہ میں پٹواری آ کر لگے۔ چند سال وہاں رہے۔ ہماری انہوں نے آباد ہونے میں اتنی مدد کی کہ اگر آج ہمارے بڑے زندہ ہوتے تو چوہدری محمد علی صاحب کی مہربانیوں پر ایک کتاب لکھ سکتے تھے۔ مکرم چوہدری صاحب ہمارے ہاں ہی ٹھہرتے تھے۔ لباس آپ کا بڑا صاف ستھرا ہوتا تھا۔ اچھی گھوڑی سواری کے لئے استعمال کرتے تھے۔ ہمارے ساتھ احمدی ہونے کی وجہ سے آپ کا بہت گہرا تعلق ہو گیا۔ ایسے لگتا تھا کہ آپ ہمارے گھر کے ہی ایک فرد ہیں۔

جتنے سال ہمارے علاقہ میں آپ پٹواری رہے۔ کبھی کسی سے آپ نے بحیثیت پٹواری ناجائز فائدہ نہیں اٹھایا اور نہ کبھی کسی کو آپ کی دیانتداری پر شک کرنے کا موقعہ ملا۔ آپ کے تعلقات اچھے معزز لوگوں سے تھے۔ خانپور کی قریشی فیملی سے آپ کے ذاتی تعلقات تھے اور ان کے پاس اکثر جاتے رہتے تھے۔

محترم دادا جان کے دل میں ہر ایک کی ہمدردی پائی جاتی تھی بلاتمیز سب سے یکساں سلوک کرتے تھے۔ صاحب جائیداد تھے۔ اور چونڈہ میں آپ کی بیٹھک مہمانوں کے لئے بڑی مشہور تھی۔ مربیان اور دیگر مرکزی مہمان اکثر آپ کے پاس ہی آ کر ٹھہرتے تھے۔ مہمان نوازی کا تو اتنا شوق تھا کہ بعض اوقات مہمان تلاش کر کے لے آتے تھے۔ مثلاً آپ اگر چونڈہ اسٹیشن پر ہوتے تو وہاں دیکھتے کہ کوئی ایسا شخص تو نہیں جس کو چونڈہ میں ٹھہرنے کی ضرورت ہے تو اس کو ساتھ لے آتے۔ اپنے پاس ٹھہراتے اگر اس کی کوئی مشکل ہوتی تو اس کی ہر طرح سے مدد کرتے اپنے پاس سے کرایہ وغیرہ دے کر رخصت کرتے۔

جماعت احمدیہ چونڈہ کے صدر اور امیر حلقہ رہے۔ 30 رجولائی 1958ء کو چونڈہ میں جماعت احمدیہ کا ایک تربیتی جلسہ ہوا۔ آپ نے بحیثیت امیر حلقہ اس جلسہ کی رپورٹ مرکز میں بھجوائی جو روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ 10 راگست 1958ء کے صفحہ 8 پر شائع ہوئی آپ کی مرسلہ رپورٹ میں آپ کی تحریر کی پختگی اور جامعیت بڑی واضح نظر آتی ہے۔

آپ نے لکھا مورخہ 58-7-30 بروز بدھ بعد نماز مغرب احمدیہ (بیت الذکر) محلہ چودھریاں میں جماعت احمدیہ کا تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اقبال احمد صاحب (مالک فلور ملز) نے تلاوت قرآن مجید فرمائی۔ محمد اسلم صاحب خالد (پسر مکرمی مولوی محمد سعید صاحب انسپکٹر بیت المال) اور مولا بخش صاحب بٹ نے خوش الحانی سے نظمیں پڑھ کر سنائیں۔ بعد ازاں مکرمی مولوی محمد سعید صاحب انسپکٹر بیت المال نے تربیت اولاد کی ضرورت اور والدین کی ذمہ داری پر مؤثر تقریر فرمائی۔

ابتداء میں آپ نے احمدیت کی امتیازی شان پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ (دین حق) کی صحیح اور شاندار نمائندگی احمدیت نے ہی کی ہے اور یہ کہ اس کے پیش کردہ اصولوں کے ذریعہ آج (دین حق) کی دعوت و اشاعت دنیا میں ہو سکتی ہے۔ آپ نے آخر میں تلقین فرمائی کہ ہمیں چاہئے کہ خود بھی اس عظیم الشان نعمت کی قدر کریں اور اپنی اولاد کی تربیت بھی کریں تا وہ بھی روحانی برکات و افضال حاصل کر سکے۔ بعد ازاں صدر جلسہ مکرم چوہدری عبدالکریم خاں صاحب کاٹھ گڑھی شاہد مربی سلسلہ نے تقریر فرمائی۔ انہوں نے بتایا ہمارا فرض ہے کہ ہم بیدار ہو جائیں اور اس عارضی زندگی کو غنیمت سمجھ کر اس سے فائدہ اٹھاویں وہ اس طرح کہ ہم سب قرآن کریم کی تعلیم سیکھیں اور ان پر عمل کریں پھر اولاد کو سکھائیں اور ان سے عمل کروائیں۔ نیز دنیا میں دین حق کی اشاعت کے لئے ان کو تیار کریں۔

اس کے بعد آپ نے سلسلہ احمدیہ کے متعلق بعض اہم سوالات اور ان کے جوابات سمجھائے۔ آخر میں مکرمی مولوی محمد سعید صاحب نے دعا کروائی اور یہ تقریب ختم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ اجلاس ہذا کے لئے مکرمی ڈاکٹر عبدالعزیز بٹ صاحب قائد خدام الاحمدیہ چونڈہ نے خاص کوشش فرمائی تھی۔

(محمد علی باجوہ امیر جماعت احمدیہ سرکل چونڈہ)

تاریخ احمدیت جلد 19 کے صفحہ 187 پر آپ کا نام بطور رکن مجلس انتخاب خلافت فہرست میں چونڈہ کے حوالے سے درج ہے۔

اسی طرح تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین کی جو مطبوعہ فہرست ہے اس کے صفحہ 202 پر آپ کا نام چونڈہ کے حوالے سر فہرست ہے۔ یہ بھی آپ پر خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ آپ کی وفات کے بعد آپ کے بڑے پوتے مکرم مبارک احمد باجوہ صاحب آپ کی طرف سے تحریک جدید میں باقاعدگی سے چندہ ادا کرتے رہے ہیں۔ مکرم مبارک صاحب مرحوم کے بعد بھی انشاء اللہ مکرم دادا جان کی طرف سے تحریک جدید کے مالی جہاد کا سلسلہ جاری رہے گا۔

احمدیت کی برکت کا ایک نشان خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمیں یہ بھی دیکھنے کو ملا کہ محترم دادا جان اپنے والد محترم جھنڈے خاں صاحب کے اکلوتے بیٹے تھے۔ پھر ہمارے والد صاحب۔ مکرم چوہدری شہباز خاں صاحب بھی اکیلے تھے۔ بھائی کوئی نہیں تھا صرف ایک بہن محترمہ ارشاد بیگم صاحبہ ہیں جو اب بھی زندہ ہیں۔

لیکن محترم دادا جان کو اپنی زندگی میں اپنے چھ پوتے اور دو پوتیاں دیکھنے کو ملیں اور اب آپ کے چھ پوتوں کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے 16 بیٹوں اور 6 بیٹیوں سے نوازا ہے۔ اس طرح احمدیت کی برکت سے کثرت نفوس کا یہ نشان خدا تعالیٰ نے ہمارے گھرانے کو عطا کیا۔ خاکسار کے علاوہ ہمارے گھرانے کے دو اور بچے عزیزم سعد محمود باجوہ صاحب اور عزیزم منظور احمد باجوہ صاحب باقاعدہ زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

محترم دادا جان خلافت ثانیہ کے دور میں جماعت احمدیہ چونڈہ کی طرف سے بطور نمائندہ مجلس مشاورت بھی شریک ہوتے رہے۔ احمدیت کی نعمت کی آپ نے بہت قدر کی۔ خدا تعالیٰ نے بھی آپ کو بڑی شہرت اور عزت دی تھی۔ آپ کے سسرال اور ساری برادری غیر از جماعت تھی کوئی بھی احمدیت کے ناطے آپ کی مخالفت نہیں کرتا تھا۔ سبھی عزیز و اقارب کے دل میں آپ کی بڑی عزت تھی۔

سلسلہ عالیہ کے کارکنان اور مجاہدین آپ کے حسن سلوک اور مہمان نوازی سے بہت متاثر تھے۔ خاکسار سے جب کوئی آپ کا واقف کار ملتا تو آپ کی بہت تعریف کرتا۔

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مرحوم بھی آپ کا بڑا ذکر خیر کیا کرتے تھے۔ اسی طرح سید احمد علی شاہ صاحب مرحوم نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ مرحوم، مکرم حضرت بابو قاسم الدین صاحب آف سیالکوٹ (مرحوم) مکرم مولوی محمود احمد صاحب باجوہ آف گکھانوالی معلم اصلاح و ارشاد وغیرہ سے جب بھی ملاقات ہوتی تو محترم دادا جان کے اخلاق اور آپ کی اچھی عادات کا بطور خاص تذکرہ کرتے۔ آپ سے قریبی تعلق رکھنے والے جانتے تھے کہ آپ ایک مثالی احمدی بزرگ تھے، دیانتدار اور مخلص تھے۔ آپ کا وجود آج بھی ہمارے گھرانے کی پہچان کا ذریعہ ہے۔ اگرچہ آپ کے بعد آپ کے پوتے مکرم مبارک احمد صاحب اور مکرم مظفر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے بھی آپ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کی۔ لیکن جو اعزاز آپ کو حاصل ہوا یعنی حضرت مسیح موعود کے رفیق ہونے کا اس کا متبادل تو کوئی چیز ہو نہیں سکتی۔

خدمت دین کے ساتھ ساتھ انسانیت کی خدمت کا بھی آپ میں بڑا جذبہ تھا۔ غریب لوگوں کے کام مفت کرنا پھر ان کی مالی مدد کرنا ساتھ خاطر تواضع بھی یہ سب ایک مخلص احمدی کا ہی خلق ہو سکتا ہے۔

ایسے واقعات کا بھی بعد میں پتہ چلا کہ آپ نے بعض مالی مشکلات کے شکار بچوں کی حصول تعلیم میں مدد کی اور وہ بچے معاشرہ میں باوقار زندگی بسر کرنے کے قابل ہو گئے۔

نماز، روزہ کی پابندی کرتے تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے کرتے تھے۔ ہم سب بھائیوں کو آپ نے قرآن کریم پڑھانا پڑھنا۔ جماعتی پروگراموں میں ساتھ لے کر جاتے۔ ایک زمانہ میں سیالکوٹ کی جامع بیت الذکر میں سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے ہوتا تھا۔ اور آپ ہمیں اپنے ساتھ جلسہ میں شمولیت کے لئے لے کر جاتے تھے۔ اپنی نسل میں احمدیت کی جڑیں مضبوط کرنے کے لئے آپ نے اپنا فرض کما حقہ ادا کیا۔ دینی باتیں سکھاتے اور معلومات میں اضافہ کرتے رہتے۔ جونہی آپ کے پاس بیٹھنے کا موقعہ ملتا تو آپ دینی باتوں سے آگاہ کرتے اور وعظ و نصیحت کرتے۔

مطالعہ کا بھی آپ کو بڑا شوق تھا۔ جماعتی لٹریچر آپ کے پاس موجود ہوتا تھا اور آپ کی بیٹھک کی تین چار الماریوں میں جماعتی کتب اور لٹریچر پڑا ہوتا تھا۔ روحانی خزائن طبع اول کی کئی جلدیں آپ کے پاس تھیں۔

محترم دادا جان 1965ء میں جنگ کی وجہ سے فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ آ گئے تھے۔ جنگ کے دنوں میں دادا جان، والدہ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ اور چھوٹا

باقی صفحہ 6 پر

تعارف

ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی کمپیوٹر سی ڈی

☆2003ء کے 12 اور 2004ء کے 2 شمارے
☆تیار کردہ: مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان
☆قیمت: 50 روپے

احمدی بچوں اور بچیوں کا نمائندہ رسالہ ماہنامہ تشحیذ الاذہان نئی منزل میں داخل ہو چکا ہے۔ مختلف ادوار میں تشحیذ الاذہان نے بڑی تیزی سے ترقیات کی سیڑھیاں چڑھی ہیں۔ طریق طباعت، کتابت، کمپوزنگ، بلیک اینڈ وائٹ ٹائٹل اور پھر رنگین ٹائٹل کی پرنٹنگ وغیرہ ایسے ادوار ہیں جن میں تشحیذ الاذہان آگے سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ دور جدید کا پہلا شمارہ جون 1957ء میں شائع ہوا۔ جس کے بعد اس میں بچوں اور بچیوں کے لئے من پسند تعلیمی، تربیتی، اخلاقی، معلوماتی، ادبی اور بے شمار موضوعات پر مشتمل تحریرات شائع ہونا شروع ہوئیں اور بچوں کے ساتھ ساتھ بڑے بھی یکساں دلچسپی کا اظہار کرنے لگے۔

21ویں صدی کے جدید ترین تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے کے لئے اب بعض نئے قدم اٹھائے گئے ہیں جن میں سے ایک سنگ میل حال ہی میں بننے والی سی ڈی ہے جس میں گزشتہ سال کے 12 شمارے اور اس کے ساتھ اس سال یعنی 2004ء کے بھی پہلے دو شمارے شامل کئے گئے ہیں۔ اس سی ڈی کے ذریعہ ایک خوبصورت سافٹ ویئر کے ذریعہ شمارہ جات کو ایک خاص ترتیب کے ساتھ رکھا گیا۔ جونہی آپ سی ڈی کو اپنے کمپیوٹر میں چلائیں گے تو سی ڈی کا ہوم پیج خود بخود سکرین پر نمودار ہو جائے گا۔ اس صفحے کے دائیں طرف درج ذیل فہرست بنائی گئی ہے۔ پیغام صدر، سال 2003ء کے شمارے، تشحیذ کی تاریخ اور ایک نیا سنگ میل۔

مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے تشحیذ کی اس سی ڈی کے لئے خصوصی پیغام دیا ہے۔ جس میں آپ نے کہا ہے کہ تشحیذ کو اب ایک نئے انداز اور اسلوب سے پہنچایا جا رہا ہے اب اس تک رسائی اور بھی آسان ہو گئی ہے۔ سال 2003ء کے شمارہ جات کے بٹن کو جب دبایا جائے تو ان شماروں کے ٹائیٹلز پر مشتمل ایک نیا صفحہ کھل جاتا ہے۔ جہاں سے آپ اپنی مرضی کا شمارہ کھول کر پڑھ سکتے ہیں۔ ہر شمارے کے ٹائٹل نمبر 2 کے ساتھ صفحات کے نمبر درج ہیں جن میں سے کسی پر بھی کلک کرنے سے مطلوبہ صفحہ سامنے آ جاتا ہے۔ اس طرح کمپیوٹر استعمال کرنے والے کسی بھی صفحہ کا مطالعہ کر سکتے ہیں، اس کو کاغذ پر پرنٹ کر سکتے ہیں یا کمپیوٹر پر کسی اور جگہ محفوظ بھی کر سکتے ہیں۔ تشحیذ الاذہان کو زیادہ سے زیادہ قارئین تک پہنچانے کے لئے یہ ایک دلچسپ، مفید اور کم خرچ ذریعہ ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ جدید تقاضوں سے ہم آہنگ بھی۔

اس سی ڈی میں تشحیذ الاذہان کی مختصر تاریخ بھی شامل کی گئی ہے۔ 1957ء تا حال تشحیذ الاذہان کے مدیران کے اسماء بھی اسی تاریخ میں موجود ہیں۔ HTML فارمیٹ میں بنائی گئی یہ CD امید ہے نوجوانوں اور بچوں کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگی اور وہ اس سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکیں گے۔

بچوں کا یہ رسالہ پرنٹ میڈیا کے ساتھ ساتھ الیکٹرانک میڈیا کے دور میں داخل ہو رہا ہے۔ جس سے اس کی افادیت دوچند ہو گئی ہے۔ امید ہے یہ سنگ میل بھی تاریخ احمدیت میں ایک درخشاں سنگ میل کے طور پر لکھا جائے گا۔ اس سی ڈی کے اجراء، اس کی تیاری کے مسلسل کٹھن مراحل اور دن رات محنت کرنے پر تشحیذ الاذہان کے مدیر شہیر برادرم فرید احمد نوید صاحب اور ان کی ٹیم بلاشبہ مبارکباد اور شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس CD کے بابرکت نتائج برآمد ہوں۔ آمین

(ایف شمس)

بقیہ صفحہ 5

بھائی منور احمد صاحب نہایت مشکل صورت حال سے دوچار ہو کر تین چار دن بعد ہمیں ملے تھے۔ ایک وقت تو ایسا آیا کہ ہمیں ان کے زندہ بچنے کی کوئی امید نظر نہیں آتی تھی۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے تینوں کی حفاظت فرمائی اور فیروز والا پہنچا دیا۔ اس دن گویا سارا گاؤں ان کے مل جانے کا سن کر ہمارے گھر آنا شروع ہو گیا۔ سب کو بڑی خوشی تھی۔ کہ خدا تعالیٰ نے صحیح سلامت گھر پہنچا دیا۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً 79 سال تھی۔ آپ کافی ضعیف ہو چکے تھے۔ دن بدن کمزوری بڑھتی گئی۔ محترمہ والدہ صاحبہ نے آخر دم تک آپ کی بہت خدمت کی۔ فروری 1966ء میں آپ کی وفات فیروز والہ میں ہی ہوئی۔ آپ کی تدفین فیروز والہ ہی کے ایک قبرستان میں ہوئی اور موصی ہونے کی وجہ سے آپ کا کتبہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں نصب کر دیا گیا۔

یہاں یہ بھی ذکر کر دینا مناسب ہوگا کہ آپ کی شادی محترمہ عالم بی بی صاحبہ سے ہوئی جن کا تعلق چک چھور 188 مسلم نزد سانگلہ ہل کے کاہلوں گھرانے سے تھا۔ آپ کے سسرال اگرچہ احمدی نہیں لیکن اب بھی وہ سب لوگ اس رشتہ کی وجہ سے بڑی عزت سے پیش آتے ہیں اور ہمارا ان سے رابطہ رہتا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 35990 میں کشور حمید بنت ظہور احمد قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 16-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ کشور حمید بنت ظہور احمد دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 منظور احمد ولد غلام رسول دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 بشیر احمد ولد سربلند دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر 35991 میں ذکیہ مظفر بیوہ مظفر احمد قریشی صاحب قوم راجپوت پیشہ ریٹائرڈ ٹیچر عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزن 10 گرام 750 ملی گرام مالیتی -/6020 روپے۔ حق مہر -/2000 روپے۔ بینک میں جمع رقم -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4790 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ذکیہ مظفر بیوہ مظفر احمد قریشی دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 فضل الرحمن ناصر وصیت نمبر 26113 گواہ شد نمبر 2 ثمینہ غنی بنت ڈاکٹر منظور احمد بھیروی دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر 35992 میں شہزادہ کوثر زوجہ اظہر فاروق سرا قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت 1966ء ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 8 تولے 4 ماشے 4 رتی مالیتی -/59494 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شہزادہ کوثر زوجہ اظہر فاروق سرا دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 احسان اللہ چیمہ ولد چوہدری مقبول احمد چیمہ دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 اظہر فاروق سرا خاوند موصیہ

مسل نمبر 35993 میں حمرہ فاروق بنت اظہر فاروق سرا قوم سرا پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ حمرہ فاروق بنت اظہر فاروق سرا دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 احسان اللہ چیمہ (مربی سلسلہ) ولد چوہدری مقبول احمد چیمہ گواہ شد نمبر 2 اظہر فاروق سرا والد موصیہ

مسل نمبر 35994 میں راضیہ مبشر بنت مبشر احمد تسلیم قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 18-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان

ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ راضیہ مبشر بنت مبشر احمد تسلیم دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 عنایت اللہ ولد فضل احمد دارالعلوم شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 عنایت اللہ خالد ولد عالم دین دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر 35995 میں شہناز بیگم زوجہ محمود احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 25-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/8000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 6 تولے مالیتی -/45000 روپے۔ ترکہ والد محترم زمین رقبہ ایک ایکڑ واقع کلاس والا ضلع سیالکوٹ مالیتی -/250000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ شہناز بیگم زوجہ محمود احمد دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد ظہیر احمد وصیت نمبر 33313 گواہ شد نمبر 2 ظفر اللہ ولد میاں عطاء اللہ علوی دارالرحمت غربی ربوہ

مسل نمبر 35996 میں محمد ادریس بشیر ولد محمد ابراہیم حنیف صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت رکاروبار عمر ساڑھے اڑتالیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 13-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔ترکہ والد محترم واقع دارالعلوم غربی کا 2/9 حصہ مالیتی۔2۔ رہائشی پلاٹ رقبہ 10 مرلے واقع کہکشاں کالونی ربوہ مالیتی -/250000 روپے۔ 3۔ موٹر سائیکل مالیتی -/35000 روپے۔4۔رہائشی پلاٹ رقبہ ایک کنال واقع رحمن کالونی مالیتی -/408000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ (5000+4000) روپے ماہوار بصورت (ملازمت + کاروبار) مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد ادریس بشیر ولد محمد ابراہیم حنیف دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد الطاف خان وصیت نمبر 14675 گواہ شد نمبر 2 کیپٹن (ر) نعیم احمد وصیت نمبر 24951

مسل نمبر 35997 میں طاہرہ صدیقہ زوجہ محمد ادریس بشیر قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 10-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی 115 گرام مالیتی -/69000 روپے۔ سلائی مشین مالیتی -/500 روپے۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/15000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ طاہرہ صدیقہ زوجہ محمد ادریس بشیر دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد ادریس بشیر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 کیپٹن (ر) نعیم احمد وصیت نمبر 24951

مسل نمبر 35998 میں محمد رفیع خاور ولد محمد رمضان قوم کھرل پیشہ معلم وقف جدید عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 11 یو سی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 15-1-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔پلاٹ رقبہ 5 مرلے واقع مبارک ٹاؤن ساہیوال روڈ ربوہ مالیتی -/70000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3966 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد رفیع خاور ولد محمد رمضان چک نمبر 11 یو سی ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 نعیم اکرم طاہر باجوہ وصیت نمبر 28245 گواہ شد نمبر 2 عبدالرحمن ولد علی محمد چک نمبر 11 یو سی ضلع شیخوپورہ

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مکرم صدیق احمد منور صاحب مربی سلسلہ وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مکرم عابد محمود عابد صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم محمود احمد بھٹی صاحب کا نکاح ہمراہ مکرمہ صائمہ صباء صاحبہ بنت مکرم مولانا شریف احمد علوی صاحب مربی سلسلہ مورخہ 15 مارچ 2004ء کو بیت المبارک میں بعد نماز عصر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پینتیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔مکرم عابد محمود عابد صاحب مکرم چوہدری غلام حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کا پوتا اور مکرمہ صائمہ صباء صاحبہ مکرم چوہدری غلام نبی صاحب علوی آف سندھ کی پوتی ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ خداوند کریم دونوں خاندانوں کیلئے یہ رشتہ بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔آمین

سانحہ ارتحال

مکرم قاضی ناصر احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حلقہ محمد نگر لاہور لکھتے ہیں۔ میری والدہ مکرمہ زیب النساء صاحبہ زوجہ مکرم قاضی محمد اللہ صاحب مرحوم محمد نگر لاہور مورخہ 6 مارچ 2004ء بروز ہفتہ عمر 85 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ اگلے روز مرحومہ کی نماز جنازہ دارالذکر لاہور میں مکرم محمد آصف چیمہ صاحب مربی ضلع لاہور نے پڑھائی اور احمدیہ قبرستان ہانڈو گجر لاہور میں تدفین کے بعد مکرم ڈاکٹر قاضی بشیر احمد صاحب لاہور نے دعا کروائی۔ مرحومہ کو طویل عرصہ سیکرٹری خدمت خلق لجنہ اماء اللہ کے طور پر خدمت بجا لانے کی توفیق ملی۔ آپ مکرم غلام جیلانی صاحب آف کورووال رفیق حضرت مسیح موعود کی بہو تھیں نیز مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری اور ڈاکٹر قاضی بشیر احمد صاحب کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ نے سوگواران میں دو بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور ان کی نیک یادوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم ولی الرحمن سنوری صاحب وکالت دیوان شعبہ مربیان تحریر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم ارشد محمود صاحب کارکن وکالت مال تحریک جدید اور مکرمہ جمیلہ ارشد صاحبہ کو مورخہ 6 مارچ 2004 کو بیٹے کے بعد پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بچی کا نام لبیبہ ارشد عطا فرمایا تھا۔ دعا کی درخواست ہے کہ خداوند کریم نومولودہ کو صالحہ، نیک سیرت اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

تاریخ احمدیت ملتان کیلئے معلومات درکار ہیں

تاریخ احمدیت ملتان کی تالیف کا کام جاری ہے۔ ایسے تمام احباب جماعت سے، جن کا تعلق ملتان سے ہے، گزارش ہے کہ اس سلسلہ میں کوئی مواد، واقعہ، نادر تصویر یا کوئی تجویز ہو تو ارسال فرمائیں۔

ملتان میں خدمت سرانجام دینے والے مربیان کرام سے بھی التماس ہے کہ اس سلسلہ میں ان کے پاس مواد ہو تو ارسال فرمائیں۔ اسی طرح وہ احباب کرام جن کا تعلق ملتان سے ہے اور وہ اس وقت ملتان میں رہائش نہیں رکھتے ان سے بھی گزارش ہے کہ اپنے خاندان کے احمدیت قبول کرنے والے بزرگان کے حالات وواقعات درج ذیل پتہ پر بھجوائیں۔

رفقاء مسیح موعود جن کا تعلق ملتان شہر یا اس وقت کے ضلع ملتان (بشمول لودھراں، خانیوال، وہاڑی وغیرہ) سے تھا ان کے حالات اور واقعات مع کوائف بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ اسی طرح اس سلسلہ میں کوئی نایاب تصویر ہو تو وہ بھی بھجوائیں۔ براہ کرم اپنا مواد مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائیں۔

انیس احمد ندیم 256/A شاہ رکن عالم کالونی ملتان

061-538434-778666

ance_ahmad@hotmail.com

بال گرنا۔ بال سفید ہونا۔ خشکی سکری دور کرنے کیلئے بفضل خدا بہترین اور دماغی ٹانک بھی ہے
بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اقصیٰ چوک ربوہ فون نمبر 213698
قیمت 25 روپے 40 روپے تھوک میں مزید رعایت

درخواست دعا

مکرم منصور احمد مبشر صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں کہ مکرمہ انور بیگم صاحبہ زوجہ مکرم محمد اسلم صاحب بستی خادم پورہ تحصیل باغ قصور دو سال سے بعارضہ کینسر علیل ہیں جو بڑھ کر جگر تک پہنچ چکا ہے۔ مریضہ نہایت تکلیف میں ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم منیر احمد صاحب ملک صدر محلہ دارالفتوح شرقی لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم ملک بشارت احمد اعوان صاحب کے گھٹنے کا آپریشن مورخہ 26 مارچ 2004ء کو M.H راولپنڈی میں ہونا ہے۔ ان کے آپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرمہ نصیرہ یاسمین صاحبہ دارالنصر غربی حلقہ منعم ربوہ لکھتی ہیں۔ میرے والد مکرم منور احمد قریشی صاحب عرصہ پانچ سال سے مسلسل بعارضہ شوگر، ہرنیا اور سانس کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب سے ان کی صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم محمد ظفر اللہ کاہلوں صاحب دارالنصر غربی ربوہ پنشنر تحریک جدید بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

ضرورت سٹاف

نصرت جہاں اکیڈمی اردو سیکشن میں توسیعی منصوبہ کے پیش نظر درج ذیل آسامیوں کی فوری ضرورت ہے۔ خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے خواہشمند اپنی درخواستیں معہ اسناد امیر صاحب / صدر حلقہ کی تصدیق سے مورخہ 5۔اپریل 2004ء تک پرنسپل صاحب نصرت جہاں اکیڈمی کے پاس جمع کروادیں۔

☆ ریاضی، ایک آسامی
M.Sc/B.Sc ریاضی یا اضافی قابلیت B.Ed
فزکس ایک آسامی
M.Sc/B.Sc فزکس یا اضافی قابلیت B.Ed
☆ انگلش، ایک آسامی
M.A/B.A انگریزی یا اضافی قابلیت B.Ed
☆ کلرک ایک آسامی F.A/F.Sc + کمپیوٹر ڈپلومہ
☆ مالی ایک آسامی، ٹرینڈ مالی
☆ چوکیدار، ایک آسامی ریٹائرڈ فوجی کو ترجیح
☆ خاکروب، ایک آسامی کام کے تجربہ کا سرٹیفکیٹ

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

بیلدار (مالی) کی ضرورت

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بیلدار (مالی) کی ضرورت ہے۔ ایسے افراد جو باغبانی کا کام جانتے ہوں وہ اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ کی سفارش کے ساتھ مورخہ 25 مارچ 2004ء بروز جمعرات بوقت صبح 8:00 بجے ہمراہ لائیں۔ پابندی وقت ملحوظ خاطر رہے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ربوہ میں طلوع و غروب 24 مارچ 2004ء

طلوع فجر	4:44
طلوع آفتاب	6:06
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	6:25

افغان وزیر سمیت 100 ہلاک افغانستان کے مغربی شہر ہرات میں نامعلوم حملہ آوروں نے افغانستان کے وزیر شہری ہوا بازی کی کار پر فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔ ان کے والد گورنر ہرات پر بھی قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ پولیس اور انٹیلی جنس کے رہنماؤں پر بھی حملے گئے۔ ہرات میں خانہ جنگی شروع ہو گئی ہے۔ 100۔ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

عراق جنگ کا ایک سال مکمل ہونے پر مظاہرے عراق جنگ کو ایک سال مکمل ہونے پر دنیا بھر میں مظاہرے ہوئے۔ آسٹریلیا نیوزی لینڈ' لندن' نیویارک' شکاگو' ٹوکیو' تھائی لینڈ' ہانگ کانگ روم اور تھائی لینڈ میں عراق جنگ کے خلاف مظاہرے ہوئے اور ریلیاں نکالی گئیں۔

بازیافتہ پرس

ایک زنانہ پرس جس میں کنٹیکٹ لینز بھی ہیں جمع کروایا گیا ہے۔ جس کا ہو دفتر ہذا سے رابطہ کریں۔
(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

خادمہ کی ضرورت

بزرگ معمر خاتون کے لئے جزوقتی خادمہ کی ضرورت ہے۔ تفصیلات کے لئے خاکسار سے رابطہ کریں۔
ڈاکٹر مرزا مبشر احمد بیت الاحسان دارالصدر۔ ربوہ

داستان کشمیر

مصنفہ خواجہ عبدالغفار ڈار سابق ایڈیٹر ہفت روزہ اصلاح سری نگر

اسیروں کے رستگار حضرت مصلح موعود کی رہنمائی میں جدوجہد آزادئ کشمیر کے لئے جماعت احمدیہ کی بے لوث خدمات پر مشتمل ایک مستند تاریخی دستاویز۔

قیمت -/200 روپے۔ ربوہ کے دکانداروں سے مل سکتی ہے

داخلہ شروع ہے
نرسری تا ہشتم
1978 سے مصروف خدمت
ماڈرن ایجوکیشن سکول
عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ
فون نمبر: 214596

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-213434, FAX: 213966

فرحت علی جیولرز
04524-213158

امتحانات سے فارغ طالبات کیلئے
BASIC COMPUTER COURSE
فون نمبر: 212066

ESTD 1952
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ ربوہ
04524-214750 ریلوے روڈ
04524-212515 اقصیٰ روڈ
پروپرائٹر: میاں حنیف احمد کامران

آپ کی خدمت
ایک نئے انداز میں
رشید برادرز ٹینٹ سروس

سی پی ایل نمبر 29

ہومیو پیتھک ادویات
جرمن و پاکستانی ہومیو پیتھک پوٹینسیاں مدر ٹنکچرز، بائیو کیمک ادویات، سادہ گولیاں، بکیاں، شوگر آف ملک، خالی شیشیاں وڈراپرز بارعایت دستیاب ہیں۔ جرمن پوٹینسی سے تیار کردہ 117 ادویات کے بریف کیس بھی دستیاب ہیں
کیور یٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ
فون ہیڈ آفس: 213156

HERCULES
Reliable Products For Your Vehicle
میاں بھائی
ہرکولیس آئل فلٹر
میاں عبداللطیف، میاں عبدالماجد
کوٹ شہاب دین نزد فرخ مارکیٹ شاہدرہ، لاہور۔
Ph: 042-7932514-6-6, Fax: 042-7932517
E-mail: mianbhai2001@yahoo.co.uk
آئل فلٹر